

## 367710-روزے کے دوران پانی والے اتیر کولر کی ہوا میں سانس لینے کا حکم

### سوال

میرا ایک سوال ہے کہ پانی والے اتیر کولر کے سامنے بیٹھ کر روزے کی حالت میں سانس لینے کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس کولر میں پانی ڈالا جاتا ہے اور تبھی اس میں ہوا ٹھنڈی ہوتی ہے۔

### پسندیدہ جواب

#### اول:

پانی والے اتیر کولر کو رمضان میں دن کے وقت استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، نہ ہی اس کی ہوا میں سانس لینے کو ناقض روزہ میں شمار کیا جاتا ہے چاہے اس میں پانی کیوں نہ ڈالا جائے، اور اگر فرض کر لیا جائے کہ بسا اوقات پانی کے قطرے ہوا کے ساتھ آجاتے ہیں تو وہ ہوا ہی میں ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں، اس طرح منہ یا ناک میں پانی کے بخارات یا قطرے نہیں پہنچتے، اور نہ ہی اس میں سے کچھ روزے دار کے پیٹ تک پہنچتا ہے۔

ہوا کو ناک کے ذریعے کھینچنا مباح عمل ہے، اور اتیر کولر کی ہوا میں بخور [خوشبودار دھواں] جیسی کوئی چیز نہیں ہوتی، نہ ہی اتیر کولر میں ڈالے گئے پانی کے ہوا میں ذرات باقی رہتے ہیں، خصوصاً ایسی صورت میں جب اتیر کولر قدرے فاصلے پر ہو اور انسان ہوا دینے والی جگہ کے سامنے بھی نہ ہو۔

تاہم اگر ایسا ہو بھی گیا کہ روزے دار اتیر کولر کے بہت قریب تھا اور اس کے منہ میں پانی کا کوئی پھینٹا وغیرہ چلا گیا تو وہ اسے فوری طور پر تھوک دے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (66079) اور (289121) کا جواب ملاحظہ کریں۔

#### دوم:

ایسا ہو سکتا ہے کہ انسان اتیر کولر کے چلنے کے دوران پیاس کی شدت کم محسوس کرے بالکل ایسے ہی کہ جیسے روزے دار ٹھنڈے موسم میں پیاس کی شدت کم محسوس کرتا ہے، تو اس لیے اس کا روزے پر کوئی منفی اثر نہیں ہے، نیز یہ ہوا میں پانی کے بخارات کی وجہ سے بھی نہیں ہے؛ بلکہ یہ فنا کے پانی کے باعث ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے ہے؛ جبکہ اتیر کنڈیشنڈ سے حاصل ہونی والی ٹھنڈا اتیر کولر سے حاصل ہونے والی ٹھنڈے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ نیز ٹھنڈی ہوا میں سانس لینا جسم اور بدن پر ٹھنڈا پانی ڈالنے سے زیادہ موثر نہیں ہے؛ کیونکہ جسم پر لگنے والے پانی سے صرف پیاس ہی کم محسوس نہیں ہوتی بلکہ جلد پانی کو اپنے اندر جذب بھی کرتی ہے، لیکن اس کے باوجود اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جیسے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے کہ:

"باب ہے روزے دار کے غسل کرنے کے بارے میں" سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روزے کی حالت میں اپنا کپڑا گیل کر کے اپنے آپ پر ڈال لیا تھا۔ اسی طرح امام شعبی رحمہ اللہ روزے کی حالت میں حمام میں غسل کے لیے گئے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: روزے دار پر کلی کرنے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے کے لیے پانی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔۔۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا [ابن نامی] پانی کا ایک حوض ہے میں روزے کی حالت میں اس میں داخل جاتا ہوں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ "فتح الباری" (4/197) میں اس کی تفصیل میں لکھتے ہیں:

"ابن، پتھر کو تراش کر بنا لیا گیا حوض۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے الفاظ سے محسوس ہوتا ہے کہ ابن نامی حوض پانی سے بھرا ہوتا تھا، اور جب سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو گرمی محسوس ہوتی تو

اس کے پانی میں ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے داخل ہو جاتے تھے۔ "ختم شد

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے اس قول میں اذن سے مراد لگتا ہے کہ باتھ ٹب (Bathtub) ہے۔

اسی طرح ابو بکر اثرم رحمہ اللہ نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے شاگردوں کے ہمراہ ماہ رمضان میں روزے کی حالت میں حمام گئے۔

"المعنی" (3/18)

اسی طرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے ایک بار پوچھا گیا:

ماہ رمضان میں دن کے وقت بار بار نہانے کا کیا حکم ہے؟ یا ہر وقت اے سی کے سامنے بیٹھے رہنے کا کیا حکم ہے، نیز اگر اتیر کو لڑے پانی کے پھینکے بھی نکلے ہوں تو پھر اس کے سامنے

بیٹھنے کا کیا حکم ہوگا؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"گزشتہ سوال کے جواب میں ہم دلائل ذکر کر چکے ہیں کہ یہ جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی گرمی سے بچاؤ کے لیے، یا روزے کی حالت میں

پیاس سے بچنے کے لیے سر پر پانی بہایا کرتے تھے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روزے کی حالت میں گرمی یا پیاس کی شدت کو کم کرنے کے لیے اپنے کپڑے کو پانی سے گیلایا کرتے

تھے، پانی کی رطوبت سے روزے پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا؛ کیونکہ رطوبت معدے تک پہنچنے والا پانی نہیں ہوتا۔ "ختم شد

"مجموع فتاویٰ ابن عثیمین" (285/19)

واللہ اعلم